فکر و نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عُریانی اور فحاشی کا انسداد — حکومت کا فریضہ ہے

دنیا شروع سے دو انتہاؤں کی طرف چلی گئی ہے۔ ایک نے زندگی کے اخلاقی اور باطنی پہلو کی اصلاح اور درستی پر نظر مرکوز رکھی، جیسے عیسائیت اور بدھ مت اور اجتماعی زندگی کو جمہور کی خواہشات کے تابع بنا کر رکھ دیا۔ دوسرے نے اخلاقی نظام اور باطنی پہلو سے آزاد رہ کر زندگی کے خارجی پہلو کے چند گنے چنے امور کو سامنے رکھا، جیسے مغربی اقوام کا حال ہے، یہی وجہ ہے کہ دونوں کے ہاں فرد اور جماعت یا فرد اور حکومت کے تعلقات متعین نہیں ہیں، اور جتنے ہیں بس یک طرفہ ہیں۔

صرف اسلام ہی ایک ایسے مبارک نظامِ حیات کا حامل ہے جس میں دین اور دنیا کی ساری برکات، حسنات اور صالح ملکات یکجا جمع ہیں — وہ خیر و شر کے سلسلے کی مکمل ہدایات عطا کرتا ہے۔ تمدن اور معاشرت، فرد اور جماعت کے لیے ایک ایسی جامع اساس مہیا فرماتا ہے جو ان کو دارین کی سعادت، نیک بختی اور عافیتوں کی یقینی ضمانت پیش کرتی ہے — مگر افسوس! کچھ عرصہ سے اس مبارک نظام کی وراثت جن کے ہاتھ میں آئی انھوں نے اپنے غلط تعامل کے ذریعے اس کا حلیہ یوں بگاڑ کر رکھ دیا ہے کہ: اب وہ بھی انہی دو انتہاؤں میں سے ایک انتہا ہو کر رہ گیا ہے، جن کی خود اس نے اصلاح کی تھی۔ عالمِ اسلام میں سے ایک آدھ ریاست کو چھوڑ کر باقی جتنے بھی مسلم ملک ہیں ان کا تعامل بھی اس پر گواہ ہے کہ اخلاقی اور روحانی اقدار کا احیاء اور تحفظ ان کے فرائض اور دائرہ کار کا حصّہ نہیں ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ موجودہ سیاسیین سیاسی امامت اور قیادت کے سلسلے میں "امام اور رہنما" کا صالح اور کتاب و سنت کا عالم ہونا کچھ ضروری نہیں تصوّر کرتے۔ اس لیے جیسی روح ویسے فرشتے۔ مملکت کی ساری مشینری یعنی وزراء، حکّام اور عمال کے لیے "باخدا اور خدا ترس" ہونا بھی غیر ضروری ہو گیا ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ مخرّبِ اخلاق اور اسلام دشمن اعمال، فحش اور منکرات اور ان کے سلسلے کی دوسری تحریکات،

ان کے ممالک کے اندر اگر زندہ رہی ہیں تو ریاست کی پوری مشینری میں ایک بھی شخص آپ کو ایسا نظر نہیں آئے گا جو ان کا نوٹس لے۔ بلکہ ان میں سے بعض پہلو ایسے بھی آپ دیکھیں گے جن کو خود ان حکومتوں کی سرپرستی بھی حاصل ہے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن، فلمی رسالے وادارے۔ ٹرسٹ کے اخبارات تعلیمی اور دوسرے اشاعتی ادارے جو کچھ کر رہے ہیں وہ آپ کے سامنے ہے۔

ان کوتاہیوں کا اصل سبب لادین قیادت ہے، کیونکہ یہ قائدین نہیں جانتے کہ ملتِ اسلامیہ کسے کہتے ہیں اور اس کی قیادت اور امامت کے کیا معنی ہیں؟ ورنہ یہ کیسے ممکن تھا کہ: حکمران اسلامی علم و عمل اور غیرت کے حامل ہوتے اور ان کے سامنے، فحش لٹریچر کے انبار لگے رہتے، فحش رسائل اور کتب کی درآمد جاری رہتی، مخلوط تعلیم ہوتی اور عریاں چہروں کے ساتھ کالجوں میں نوجوان لڑکیاں دندناتی پھرتیں۔ معاشقہ خیز ڈراموں، فلموں اور نغموں کے بازار گرم رہتے۔ ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کو توخیز نسل کے قلب و دماغ سے کھیلنے کی کھلی چھٹی ہوتی، مصوّر عریاں تصاویر اور یہ حیا سوز پوز پیش کر سکتے، ننگی فلموں کو رواج ملتا اور ان کے ذریعے سفلی جذبات کو بھڑکانے کے سامان کیے جاتے، دیواروں پر مخرب اخلاق اور حیا سوز اشتہارات بھی دیکھنے میں آتے۔ مسجدیں ویران اور سینما آباد نظر آتے۔ شریف زادیوں کے لیے گھر کی چار دیواری جیل بنتی اور آبرو باختہ ایکٹرسوں کو زندہ باد کہا جاتا۔ ثقافتی جب گنگنانے پہ آتے تو یوں دریدہ دہنی کا ثبوت دیتے۔

لو کر چکا صادقین ترکِ اسلام
خطاطی نہیں اب ہے بنانا اصنام
ماتھے پہ وہ اب کھینچ رہا ہے قشقہ
کل لوح پہ لکھتا تھا جو اللہ کا نام

ایک معاصر کی رپورٹ کے مطابق ایک مملکت کے مصوروں کے شہ پاروں کی جو نمائش ہوئی تھی، اس میں ایک مصوّر نے جو نادر شاہکار پیش کیے ان کی بعض تصویروں کے عنوان یہ تھے۔

حلاوتِ بوسہ، نفاستِ بوسہ، طہارتِ بوسہ، نزاکتِ بوسہ۔

کیا کوئی شخص یہ تصور کر سکتا ہے کہ: ایسے حکمران اس قسم کی فحاشی، دریدہ دہنی اور عریانی برداشت کر سکتے ہیں، جن کو ملتِ اسلامیہ کا ایمان، مملکت کا اسلامی دستور اور اسلامی مستقبل عزیز ہو یا ان کے دل میں خدا اور رسول کی شرم اور خوفِ آخرت ہو؟ یا ان کی حکومت ان نوجوانوں کو پابجولاں کر کے جیل میں ڈال سکتی ہے، جو ملکی فضا کی پاکیزگی، طہارت اور ملک کے اسلامی تقدس کے لیے

استغاثہ لے کر گلی کوچوں میں نکل آئے ہوں، یقین کیجیے! قرآن حکیم نے اس کے خلاف اپنی نفرت کا کھل کر اظہار کیا ہے۔ فرمایا: اللہ میاں اس کا کبھی حکم نہیں دیتا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ (اعراف) بلکہ حق تعالیٰ فحاشی اور قبیح کاموں سے روکتا ہے

وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (پ۱۴ - النحل ع۱۳)

اور وہ (اللہ) بے حیائی اور ناشائستہ حرکتوں سے روکتا ہے۔"

بے حیائی کے کام اور ناشائستہ امور صرف وہ نہیں جن کو صرف موٹے عقل کے لوگ محسوس کرتے ہیں بلکہ وہ بھی فحاشی میں داخل ہیں جو دانشوروں اور ثقافتیوں کے ہاں لطیف تصور کیے جاتے ہیں اس لیے فرمایا:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ (پ۸ - الاعراف ع۴)

(اے پیغمبر!) ان سے فرما دیں کہ میرے رب نے بے حیائی کے (سب) کاموں کو منع کیا ہے وہ ظاہری ہوں یا باطنی اور گناہ کو۔"

ظاہری سے مراد تو وہی ہیں جو معروف ہیں اور سب جانتے پہچانتے ہیں، باطنی سے مراد تمام وہ امور ہیں جو ادبی، ثقافتی، سیاسی اور رومانوی روپ میں کیے اور پھیلائے جاتے ہیں اور ان کو اختیار کرنے کے بعد ناشائستہ اور بے حیائی کی راہیں بھی نامانوس نہیں رہتیں۔

حمید بن ثور کے تذکرہ میں آیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے شعراء کو تشبیب (نام لے کر معاشقہ کا اظہار کرنے) سے منع کر دیا تھا اور فرمایا تھا ورنہ کوڑے لگائے جائیں گے۔

لا یشبب احد بامرأۃ الا جلدتہ (اسد الغابہ)

یہ وہ باطنی فحاشی ہے، جو اب ادب اور ثقافت کا حصہ بن گئی ہے۔

بھڑکیلا اور باریک لباس بھی باطنی فحاشی ہے۔ حضرت حفصہؓ کی اوڑھنی (دوپٹہ) باریک تھی۔ حضرت عائشہؓ نے دیکھ کر اسے چاک کر ڈالا اور موٹے کپڑے کی اوڑھنی ان کو پہنائی۔

علی حفصة خمار رقیق فشقته عائشة وکستها خمارا کثیفا (موطا مالک)

نساء کاسیات عاریات (موطا مالک موقوفا و مسلم مرفوعا)

عورت کا مہک مہک کر نکلنا بھی فحاشی ہے۔

ان المرأۃ اذا استعطرت فمرت بمجلس فهی کذا وکذا یعنی زانیة (ترمذی)

ایما امرأۃ استعطرت فمرت علی قوم لیجدوا ریحھا فھی زانیۃ (النسائی)

عورت کا سخت ضرورت کے بغیر گھر سے نکلنا بھی فحاشی ہے۔

لیس للنساء نصیب فی الخروج الا مضطرۃ (طبرانی) فاذا خرجت استشرفھا الشیطٰن (ترمذی۔ ابن مسعود) ان المرأۃ تقبل فی صورۃ شیطان وتدبر فی صورۃ شیطان (رواہ مسلم۔ جابرؓ)

شراب کا کاروبار بھی فحاشی اور ناشائستہ کام ہے۔ حضرت عمرؓ نے وہ دکان پھونک دی تھی۔

ان عمر حرق بیت رویشد الثقفی لانہ کان یبیع الخمر وقال لہ انت فویسق حلت برویشد (الطرق الحکمیۃ) امام مالک اس کے جلانے کو پسند کرتے تھے۔ (ایضاً)

وہ رسائل، کتب اور اخبارات جو گمراہ کن اور حیا سوز مواد پیش کرتے ہیں، ائمہ نے ان کو پھاڑ ڈالنے اور جلا دینے کا حکم دیا ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناراضگی محسوس فرما کر توریت کو جلا ڈالا تھا۔

وکذلک لاضمان فی تحریق الکتب المضلۃ واتلافھا قال المروزی قلت لاحمد استعرت کتابا فیہ اشیاء ردیئۃ تری ان اخرقہ او احرقہ قال نعم وقد رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بید عمر کتابا اکتتبہ من التوراۃ واعجبہ موافقتہ للقرآن فتمعر وجہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی ذھب بہ عمر الی التنور فالقاہ فیہ۔ (الطرق الحکمیۃ ص ۲۵۴)

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں جو بھی کتاب خلافِ سنت مواد پر مشتمل ہو اس کے تلف کرنے کی اجازت ہے۔

وکل ھذہ الکتب المتضمنۃ لمخالفۃ السنۃ غیر مأذون فیھا بل ماذون فی محقھا واتلافھا وما علی الامۃ اضر منھا (ایضا)

حضرت امام ابن القیمؒ حکمرانوں کے فرائض کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ ان کا سرکاری فریضہ ہے کہ

غیر محرم مردوں اور عورتوں کو اختلاط سے روکیں۔

ومن ذلک ان ولی الامر یجب علیہ ان یمنع من اختلاط الرجال بالنساء فی الاسواق والفرج ومجامع الرجال (ایضاً)

حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ عورتوں کو حسین اور وافر لباس نہ دیا کرو ورنہ ان کا دل باہر نکلنے کو چاہنے لگتا ہے:۔

استعینوا علی النساء بالعری ان احدٰھن اذا کثرت ثیابھا وحسنت زینتھا اعجبھا الخروج (ابن ابی شیبۃ)

شرعی طور پر آلات اور تصاویر کا حکم یہ ہے کہ انھیں ضائع کر دینا چاہیے۔ لیکن یہ باتیں اس صورت میں ہیں جب کوئی شخص اس پر قادر ہو یا قانون اس کا مزاحم نہ ہو، ورنہ ان کے انسداد کے لیے جو جائز اور ممکن طریقے ہو سکتے ہیں، وہ اختیار کیے جائیں اور حکومت کو مجبور کر دیا جائے کہ: وہ اپنے فرض منصبی کا احساس کرے اور ارباب اقتدار کو بتایا جائے کہ عریانی، فحاشی، منکرات اور بے حیائی کی روک تھام حکومت کے بنیادی فرائض میں داخل ہے۔ کیونکہ مجرموں کے ساتھ باز پرس تماشائیوں سے بھی ہو گی جیسے اصحاب السبت کا حشر ہوا۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (پ ۹۔ اعراف ع ۲۱)

فحاشی کا ارتکاب یا اس کے لیے راہیں ہموار کرنا شیطان کا کام ہے۔

يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (پ ۱۸۔ النور ع ۳)

تمہیں ان کے نقش قدم پر نہیں چلنا چاہیے۔

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ (ایضاً)

ان کی تباہ کاریوں کا نظارہ کرنا ہو تو بنی اسرائیل کو دیکھو۔

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ (مائدہ ع ۱۱)

وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ (عنکبوت ع ۳)

اللہ تعالیٰ کو کھلے بندوں برائیوں کا چرچا تو بالکل پسند نہیں۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ (پ ۶۔ ع ۱)

جب کھلم کھلا برائی اور فحاشی کی باتیں ہوں تو اس کے معنی ہوں گے کہ حق، شرافت، نیکی دب گئی ہے، بدی، بدکار اور سماج دشمن افراد کا غلبہ ہے جو بہر حال کسی قوم کے لیے نیک شگون نہیں تصور کی جا سکتی۔